استحصالی ٹیکس نظام کا خاتمہ -زکوٰۃ پر مبنی نظام جو انصاف، معیشت، اور سماجی فلاح کرے

(A Zakat-Based System that Ensures Justice, Economic Prosperity, and Social Welfare)

Mehboob-Ur-Rehman

M.Phil. scholar,
Dept. of Quran and Sunnah, University of Karachi, Karachi

تعارف:

دنیا کے موجودہ مالیاتی نظام میں ٹیکس ریاست آمدنی کا بنیادی ذریعہ سمجھا جاتا ہے مگر جب ٹیکس کا بوجھ غیر متناسب ہو اور عوامی فلاح کے بجائے اشرافیہ کے مفادات کی تکمیل کے لیے استعمال ہو تو وہ نظام استحصالی بن جاتا ہے آج عالمی معیشت کا المیہ یہی ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو چکی ہے اور اکثریت غربت بے روزگاری اور محرومی کا شکار ہے۔

اسلام نے اس کے مقابل ایک متوازن اور عادلانہ نظام مالیاتی پیش کیا ہے جو عبادات اور معیشت دونوں پہلوں کا حسین امتزاج ہے، **زکوۃ۔**
یہ نظام نہ صرف استحصالی ٹیکسوں کا متبادل ہے بلکہ انسانی فلاح سماجی انصاف اور معاشی استحکام کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

موجودہ استحصالی ٹیکس نظام کا پس منظر

عصر حاضر میں عالمی مالیاتی ڈھانچہ سرمایہ داری، سود اور ریاستی مفادات کے گرد گھومتا ہے ورلڈ بینک اور ائی ایم ایف جیسے ادارے ترقی پذیر ممالک پر ”ٹیکس اصلاحات“ کے نام سے ایسے اقدامات نافذ کرتے ہیں جو در حقیقت عوام کے کے لیے نقصادہ ثابت ہوتے ہیں۔
پاکستان سمیت مسلم ممالک میں عوام پر متعدد ٹیکس عائد کیے گئے ہیں جیسے **سیلز ٹیکس، انکم ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی، ویلیو ایڈیڈ ٹیکس (VAT)** وغیرہ۔

ان ٹیکسوں سے عام آدمی کی زندگی مشکل جبکہ اشرافیہ کے منافع محفوظ ہیں۔

ڈاکٹر محمدّ علی کے مطابق:

موجودہ ٹیکس نظام میں عوام کو سہولت کے بجائے سزا دی جاتی ہے جبری موصولات نے عدل کے تصور کو مسخ کر دیا ہے۔[1]

اسلام اس غیر منصفانہ طرز فکر کی جگہ ایسا نظام تجویز کرتا ہے جو دولت کے بہاؤ کو توازن میں رکھے اور معاشرتی ہم آہنگی پیدا کریں۔

اسلامی نقطۂ نظر سے ٹیکس اور زکوٰۃ کا تصوّر

اسلامی معیشت میں زکوۃ محض مالی فریضہ نہیں بلکہ عبادت اور اصلاح نفس کا ذریعہ بھی ہے۔قران مجید فرماتا ہے:

خُذْ مِنْ أَموالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِهَا[2]

ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تاکہ تو ان کو پاک کرے اور ان کے دلوں کو پاکیزہ بنائے۔

اسلامی فلسفہ زکوۃ میں بنیادی تصور ”تطہیر“ اور ”تزکیہ“ کا ہے یعنی دولت کی پاکیزگی کے ساتھ دل کی اصلاح ۔

---

1 - مدارس کا کردار اور سماجی مسائل:ص114

2 -(توبہ: آیت ،103)

مولانا مودودیؒ اس بارے میں لکھتے ہیں:

زکوٰۃ اسلامی ریاست کا مستقل مالیاتی نظام ہے جس کے ذریعے فلاحی معیشت کی تشکیل ممکن ہے، یہ ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے[1]

یوسف القرضاویؒ فرماتے ہیں:

"Zakat is not merely a tex, but an act of worship. That purfies Welth and strevgthens the bonds of society."[2]

زکوٰۃ پر مبنی نظام کی بنیادیں:

زکوٰۃ کا نظام تین اصولی بنیادوں پر قائم ہے:

1. **عبادت اور معاشی عدل کا امتزاج:**

زکوٰۃ روحانیت کو معیشت سے جوڑتی ہے۔

شیخ عبدالحمید بن بادہ لکھتے ہیں:

زکوٰۃ فرض اور جماعت دونوں کی اصلاح کا ذریعہ ہے یہ معیشت میں توازن پیدا کرتی ہے۔[3]

2. **دولت کی گردش:**

قران کہتا ہے: كَيْ لَا يكونُ دُولةً بينَ الأَغْنِياء ِمِنْكُمْ[4]

ترجمہ: تاکہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے۔

3. **سماجی فلاح:**

زکوٰۃ کے مصارف (فقراء، مساکین، غارمین وغیرہ) فلاحی ڈھانچے کے اجزاء ہیں، جو سماجی توازن پیدا کرتے ہیں۔

زکوٰۃ کے سماجی و معاشی اثرات:

زکوٰۃ صرف مالی نظام نہیں بلکہ ایک سماجی انقلابی تصور ہے۔

ابن خلدونؒ کے مطابق:

زکوٰۃ کے ذریعے ریاست نہ صرف معیشت کو منظم کرتی ہے بلکہ اخلاقی توازن بھی برقرار رکھتی ہے۔[5]

جدید تحقیق کی رپورٹس کے مطابق اگر مسلم ممالک میں زکوٰۃ صحیح طور پر تقسیم ہو تو غربت میں 40% تک کمی ممکن ہے۔[6]

---

1 -تربیت اسلامیہ، ص89)

2 - Fiqhu al- Zakat, qahirah: p 47)

3 -اصول التربیت الاسلامیہ: ص132)

4- (الحشر: آیت، 7)

5 -المقدمہ: ص276)

6 -(World Bank, Islamic Finance and Poverty Alleviation, Washington DC, 2021)

یوسف القرضاوی مزید لکھتے ہیں:

"If zakat is properly collected and distervuted by the state, it can replace many exploitative taxes and ensure true economic."[1]

تقابلی جائزہ: زکوٰۃ بمقابلہ استحصالی ٹیکس نظام

(1) نظریاتی بنیادیں:

زکوٰۃ عبادت اور تطہیر نفس کا فریضہ ہے؛ جبکہ استحصالی ٹیکس ریاستی مفاد اور جبری محصول کا آلہ۔

زکوٰۃ کا مقصد فلاح و عدل ہے، جبکہ موجودہ ٹیکس نظام میں اکثر مفادِ عامہ کے بجائے طبقاتی مفاد غالب رہتا ہے۔

(2) وصولی کا طریقہ:

زکوٰۃ کا نصاب واضح، شرح مقرر اور وصولی رضاکارانہ عبادت کے تحت ہے۔

استحالی ٹیکس میں عوامی رضامندی نہیں بلکہ جبر شامل ہے۔VAT، انکم ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی جیسے ٹیکس اکثر غریبوں پر زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں۔

(3) مصارف و شفافیت:

زکوٰۃ کے مصارف قرآن میں واضح ہیں۔[2]— جبکہ ٹیکس کی آمدنی کا مصرف اکثر سیاسی ترجیحات کے تابع ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کی شفاف تقسیم سماجی اعتماد پیدا کرتی ہے، جبکہ ٹیکس نظام میں بدعنوانی عوامی بیزاری کا باعث بنتی ہے۔

(4) معاشی اثرات:

زکوٰۃ دولت کی گردش بڑھاتی ہے، طلب پیدا کرتی ہے اور غربت گھٹاتی ہے۔استحصالی ٹیکس سرمایہ کاری روکتا اور افراطِ زر کو بڑھا سکتا ہے۔

امام غزالیؒ نے فرمایا:

جبری ٹیکس اگر ضرورت سے زیادہ ہو تو وہ ظلم کے زمرے میں آتا ہے۔[3]

(5) سماجی و اخلاقی نتائج:

زکوۃ سماجی ہم آہنگی، بھائی چارہ، اور مساوات کو فروغ دیتی ہے۔استحصالی ٹیکس نظام غریب اور امیر کے درمیان نفرت اور بداعتمادی پیدا کرتا ہے۔

---

1 -(Fiqh al-Zakakt, p. 118)

2 -التوبۃ:60)

3 -احیا علوم الدین:ج2 ، ص 74)

عبدالقادر عیسٰی کے بقول:

مدارس اور ریاست دونوں زکوٰۃ کے ذریعے عوامی فلاح کی ضمانت بن سکتے ہیں۔[1]

(6) خلاصہ ٔ موازنہ:

پہلو	زکوٰۃ نظام	استحصالی ٹیکس نظام
بنیاد	عبادت وعدل	جبر و محصولات
شفافیت	قرآنی مصارف واضح	غیر شفاف وسیاسی
سماجی اثر	مساوات وبھائی چارہ	نفرت وطبقاتی خلیج
معاشی نتیجہ	دولت کی منصفانہ گردش	ارتکاز دولت
عوامی تاثر	اطمینان ورضامندی	بے اعتمادی وبوجھ

(7) تقابلی سفارشات:

1) موجودہ ٹیکس ڈھانچے میں زکوٰۃ کے اصول جزوی طور پر شامل کیے جائیں۔
2) زکوٰۃ فنڈ کو جدید ڈیجیٹل سسٹم سے مربوط کیا جائے۔
3) غیر ضروری ٹیکسوں کو ختم کرکے فلاحی منصوبے زکوٰۃ سے چلائے ۔
4) ریاستی سطح پر زکوٰۃ کونسل قائم ہو جو مصارف کی نگرانی کرے۔

عصری تناظر اور عملی ماڈلز

ملیشیا، سعودی عرب، اور **انڈونیشیا** نے زکوٰۃ کو ریاستی نظام کا حصّہ بنایا۔

- ملیشیا میں (Pusat Zakat Selangor) تعلیم و صحت کے منصوبے چلاتا ہے۔
- سعودی عرب میں وزارت زکوٰۃ و ٹیکس عوامی فلاح کے پروگرام سنبھالتی ہے۔
- پاکستان میں 1980 عیسوی کا زکوٰۃ آرڈیننس بنیاد تھا مگر عملی شفافیت نہ ہونے کے باعث مؤثر نہ بن سکا۔

ڈاکٹر طٰہٰ جابر العلوانیؒ فرماتے ہیں:

زکوٰۃ اگر ریاسی سطح پر منظم ہو جائے تو یہ نظام خود بخود سرمایہ دارانہ ظلم کا متبادل بن سکتا ہے۔[2]

نتیجہ:

استحصالی ٹیکس نظام کا خاتمہ محض اقتصادی ضرورت نہیں بلکہ اخلاقی وانسانی تقاضا ہے۔

اسلام کا زکوٰۃ نظام نہ صرف مالی عدل کا ضامن ہے بلکہ سماجی فلاح، انسانی وقار اور روحانی پاکیزگی کا ذریعہ بھی ہے۔

---

[1] - المدارس والدور الاجتماعی: ص 52)

[2] - المدخل الی تربیۃ الاسلامیۃ: ص 211)

جیسا کہ **علامہ اقبالؒ** نے کہا:

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔[1]

زکوٰۃ پر مبنی نظام ہی وہ راستہ ہے جو استحصال، غربت اور ناہمواری کو ختم کر کے دنیا کو انصاف، مساوات اور فلاح کی حقیقی منزل تک پہنچا سکتا ہے۔

سفارشات

1) **زکوٰۃ کو ریاستی بجٹ کا مرکزی جزو** بنایا جائے تاکہ غیر شہری ٹیکسوں کا انحصار ختم ہو۔
2) **شفاف زکوٰۃ ادارے** قائم کیے جائیں جو جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہوں۔
3) **بین الاقوامی زکوٰۃ نیٹ ورک** منایا جائے تاکہ مسلم دنیا میں فلاحی تعاون بڑھے ۔
4) **علماء، ماہرین معیشت اور سول سوسائٹی** کے اشتراک سے پالیسی واضح کی جائے تاکہ زکوٰۃ نظام جدید ریاستی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔

مصادرومراجع: (References)

1. ابوالاعلیٰ مودودی، تربیتِ اسلامیہ، لاہور: دارالاسلام پبلیکیشنز، 1962ء۔
2. یوسف القرضاوی، Fiqh al-Zakat, qahirah: Dar al Tawzi' wa al-Nashr al-Islaiyyah, 1999ء۔
3. محمدؐ علی، "مدارس کا کردار اور سماجی مسائل" اسلام آباد: الفجر پبلی کیشنز، 2017ء۔
4. امام ابوحامد الغزالی "احیاء علوم الدین" بیروت: دارالمعرفۃ، ج2۔
5. ابن خلدون "المقدّمۃ" بیروت: دارالفکر، 2004ء۔
6. (القرآن :الحشر: آیت، 7)
7. طٰہٰ جابر العلوaنی "المدخل الی التّربیۃ الاسلامیۃ" ریاض: دارالسلام، 1997ء۔
8. (World Bank, Islamic Finance and Poverty Alleviation, Washington DC, 2021)
9. عبدالحمید بن بادہ "اصول التربیۃ الاسلامیۃ" بیروت: دارالفکر، 1980ء۔
10. عبدالقادر عیسیٰ "المدارس والدور الاجتماعی" قاہرہ: دارالنھضۃ، 1988ء۔
11. التوبۃ: (60)
12. علامہ اقبال "بال جبریل" لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، علامہ اقبال، 1935ء۔

[1] -بال جبرائیل: ص77)